



## عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نہ جمع کے دن منبر پر سور النحل پڑھی جب سجد کی آیت آئی تو منبر پر سے اتر سجد کیا تو لوگوں نے بھی سجد کیا

ربیع بن عبداللہ بن یدیر تیمی بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نہ جمع کے دن منبر پر سور النحل پڑھی، جب سجد کی آیت آئی تو منبر پر سے اتر سجد کیا تو لوگوں نے بھی سجد کیا دوسرے جمعے کو پھر یہی سورت پڑھی جب سجد کی آیت آئی تو کہنے لگے: ”لوگو! یقیناً ہم آیات سجود سے گزرتے ہیں تو جس نہ سجد تلاوت کیا اس نہ اچھا کیا اور جس نہ سجد نہ کیا تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں“، عمر رضی اللہ عنہ نہ سجد نہ کیا اور ایک روایت میں ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ نہ سجد تلاوت فرض نہ کیا، البتہ اگر قاری چاہے (تو کر لے)“

[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نہ جمع کے دن منبر پر سور النحل پڑھی جب سجد کی اس آیت: **وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ، يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ قَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ** { ”یقیناً آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجد کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں“ (سور نحل: 49-50) پر پہنچے تو اترے اور سجد کیا، اور لوگوں نے بھی سجد کیا، یعنی منبر پر سے اترے اور زمین پر سجد کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ زمین پر سجد کیا پھر جب دوسرا جمع آیا تو اس کی تلاوت کی، یعنی سور النحل کی تلاوت کی اور جب سجد پر پہنچے، یعنی جب سجد کی آیت پڑھی اور لوگ سجد کے لئے تیار ہو گئے، عمر رضی اللہ عنہ نہ سجد نہ کیا اور انہیں سجد کرنے سے روک دیا جیسا کہ مؤطا کی روایت میں ہے کہ: لوگ سجد کے لئے تیار ہو گئے عمر رضی اللہ عنہ نہ سجد نہ کیا تم اپنی اپنی حالت پر برقرار رہو، اللہ تعالیٰ نہ اسے ہم پر فرض نہ کیا مگر یہ کہ ہم (از خود سجد کرنا) چاہیں اور انہوں نے سجد نہ کیا اور لوگوں کو بھی سجد کرنے سے روک دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نہ سجد نہ کیا: لوگو! جب مارا گزر سجد کی آیت پر سے ہو تو پھر جس نہ سجد کیا اس نہ اچھا کیا اور جس نہ سجد نہ کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں یعنی ہم سجد کی آیات کو پڑھتے ہیں تو جو کوئی سجد کرے اس نہ سنت کو پا لیا اور جو سجد نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور عمر رضی اللہ عنہ نہ سجد نہ کیا، اس چیز کو بیان کرنے کے لئے کہ سجد تلاوت واجب نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ نہ سجد فرض نہیں کیا مگر جب ہم چاہیں، یعنی اس کو مارا اوپر واجب نہیں کیا مگر یہ کہ ہم سجد کرنا چاہیں تو کریں اور اگر ہم نہ کرنا چاہیں تو سجد نہ کریں اور ایک روایت میں ہے: لوگو! میں سجد کا حکم نہیں دیا گیا ہے تو خلاصہ یہ ہے کہ یہ اثر امیرالمؤمنین سے منقول ہے جسے انہوں نے دورانِ خطبہ تمام صحابہ کی موجودگی میں کہا تھا اور ان میں سے کسی نہ ان پر اعتراض نہیں کیا چنانچہ یہ عدم مخالفت پر دلالت کرتا ہے اور ایسی صورت میں صحابی کا قول حجت ہوگا، بالخصوص جب وہ صحابی خلیفہ راشد ہوں جو کہ سنت کی اتباع کے سب سے زیادہ حق دار ہیں، اور چون کہ یہ صحابہ کی موجودگی میں ہوا اس لیے یہ اجماع قرار پائے گا



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

